قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلّ

مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ

(سُوْرَۃُ النُّوْر)

فیضِ شیخ

جس میں شیخِ وقت، مرشد عالم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نوّر اللہ مرقدہٗ کے فیوض کی روشنی میں تعلق باللہ کا آسان طریقہ بیان کیا گیا ہے، جو کم فرصت اور بیمار وضعیف حضرات کے لئے عجیب تحفہ ہے

مرتبہ

حضرت صوفی محمد اقبال مہاجر مدنی قدس سرہ ورحمۃ اللہ علیہ

خلیفۂ اجل

قطب الاقطاب حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ ورحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقصدِ تحریرِ رسالۂ ''فیضِ شیخ''

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد! آجکل عام طور پر جسمانی قویٰ بہت ضعیف ہوگئے ہیں، ہمتیں کمزور ہوگئیں اور شوق وطلب برائے نام رہ گئی۔ اوقات میں برکت نہیں رہی، ضروریات کی زیادتی اور مشاغل کی کثرت ہوگئی، ماحول کے خراب ہونے اور گناہوں کی کثرت سے قلوب زنگ آلود ہوگئے۔ آزادی، خودپسندی، خودرائی اور جہالت کا زور ہے۔ لیکن ان سب کے باوجود پریشانیوں سے نجات اور راحت وسکون کا ہر شخص طالب ہے، بلکہ اس کے ساتھ بعض حضرات اپنی اصلاح اور دینی ترقی کے بھی خواہاں ہیں، مگر اس کیلئے کچھ قربانی اور مجاھدہ کی ہمت نہیں ہوتی۔ راقم سطور بھی ان ہی مذکورہ حالات سے دوچار ہے لیکن اللہ تعالیٰ شانہٗ کے فضل سے شیخِ وقت حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی کی خدمت میں طویل عرصہ رہنا ہوا ان سے اصلاحِ حال کے سلسلہ میں کچھ ایسی باتیں سنیں اور سمجھیں جن پر عمل کرنے میں کوئی مجاھدہ اور طاقت خرچ نہیں ہوتی صرف اپنے خیالات ہی کو دوسرے خیالات میں بدل دینے اور ایک کام سے دوسرے کام میں لگا دینے سے انسان میں زبردست تبدیلی آجاتی ہے۔

خیال ایک ایسی چیز ہے جو ہر قوی اور ضعیف انسان میں ہر وقت خودبخود

مصروف کار ہے بلکہ کسی حال میں بھی اس کے کام کو روکا نہیں جا سکتا، مگر یہ طاقت یا تو فضول ضائع ہو جاتی ہے یا ایمان اور جان کے بگاڑنے میں خرچ ہوتی ہے اگر اس کا مصرف اور رُخ ٹھیک ہو جائے تو عام مسلمان کی طرح صرف فرائض و واجبات کے مختصر اعمال کی ادائیگی اور معروف کبائر سے اجتناب (جو کہ عام شریف آدمی کرتے ہی ہیں) اسے ولی کامل کر دیتا ہے۔

اور اسے کوئی عجیب چیز نہ سمجھا جائے بلکہ یہ ایک مجرب و معمول بہا طریق ہے جس کا نام "طریق قلندر" ہے۔

حضرت مرشد پاک سے حاصل شدہ اس کیمیا، سے بندہ تو فائدہ نہیں اٹھا سکا لیکن حضرت کی برکت سے اس کا تقاضا ضرور ہے کہ اپنے مرشد پاک کے اس فیض کو دوسرے احباب تک پہنچا دوں تا کہ میرے مرشد پاک کا فیض عام ہو اور کوئی خوش قسمت فائدہ اٹھائے تو یہ بندہ کے لیے ذریعہ نجات ہو بموجب حدیث

الدال علی الخیر کفاعلہ

یعنی خیر کی بات بتلانے والا اجر میں مثل کرنے والے کے ہوتا ہے۔

حضرت مرشدی کی ایک نصیحت :

آج سے تقریباً ۳۵ برس قبل حضرت مرشدی روحی فداہ نے ایک نصیحت فرمائی جبکہ بندہ نے حضرت سے مالدار بننے کے لئے اپنے بلند عزائم کا ذکر کیا تھا، حضرت کے اصل الفاظ تو اس وقت محفوظ نہیں مگر مطلب خوب یاد ہے اور اس کی وضاحت اب تک دل و دماغ میں خوب مستحضر ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ "انسان کو فضول کام میں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے، ہم کو جب امیر بننے کی سوجھتی ہے تو یوں خیال کر لیتے ہیں یہ سہارنپور کی ساری

دوکانوں کا مالک میں اکیلا ہوں۔ ان پر میرے ہی ملازم اور کارندے کام کرتے ہیں خریدنا، بیچنا، حساب رکھنا، اور اس میں سے اپنی کارکردگی وصول کرنا اور باقی روپے جمع کرنا سب ان کے سپرد ہے، جتنے کی مجھے ضرورت ہوتی ہے وہ آجاتا ہے، باقی انتظامات کے تفکرات سے میں فارغ ہوں اور اپنے اصلی کام (دینی کام) میں مشغول ہوں۔"

بندہ نے غور کیا تو حضرت کی زندگی کو اسی کے مطابق پایا، ساری دوکانوں کی ملکیت کی مثال سے تو اپنے قلبی غنیٰ کو سمجھانا تھا اور قلبی غنیٰ ہی اصل غنیٰ ہے۔

حدیث پاک میں ہے: لیس الغنیٰ عن کثرت العرض، ولکنّ الغنیٰ غنی النفس (متفق علیہ) یعنی غنیٰ کثرت مال کا نام نہیں ہے بلکہ اصلی غنیٰ دل کا غنیٰ ہے۔

حضرت کی ایک دوکان جو ضابطہ میں بھی حضرت کی ملکیت تھی یعنی کتب خانہ یحیوی، اس سے یکسوئی اور فراغت کا حال وہی تھا جو کہ سہارنپور کی دوسری خیالی ملکیت والی دوکانوں کا بیان ہوا، اسی طرح دیکھا گیا کہ جب کسی دوسرے راستہ سے مقدر کی کوئی چیز ذلیل ہو کر آپڑی تو حضرت اسی وقت اس کو ٹھکانے لگا کر فارغ ہو گئے اگر کوئی مصرف سامنے ہوا تو اس میں خرچ کر دیا ورنہ کوئی مصرف تجویز کر کے نام زد کر دیا۔

حضرت کی یہ بات سن کر بندہ کو اپنے سارے عزائم فضول اور لغو محسوس ہونے لگے، گویا ذرا سا خیال تبدیل ہونے سے زندگی کا رخ ہی بدل گیا، فکر و پریشانی، راحت و سکون سے بدل گئی، بغیر ہاتھ پاؤں ہلائے فقیر سے غنی ہو گئے۔